الحاج ابراہیم یوسف باوا۔ برطانیہ

مومن کی عظمت

ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہ وسلم نے مکہ مکرمہ کو خطاب فرماتے ہوئے فرمایا:
"تو میرے نزدیک اللہ (تعالیٰ) کی ساری زمین سے بہتر ہے اور ساری زمین سے زیادہ محبوب ہے اگر مجھے اس زمین سے نکالا نہ جاتا تو میں اپنی خوشی سے کبھی اس زمین کو نہ چھوڑتا" (معارف القرآن ج 7: ص 672)

ف :۔ معلوم ہوا کہ مکہ مکرمہ کی سرزمین دنیا کی ساری زمین سے بہتر ہے اور حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو ساری زمین میں مکہ مکرمہ کی زمین محبوب تھی لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے پیارے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا وہاں رہنا دوبھر ہو گیا تھا لہٰذا آپ بحکم الٰہی مدینہ منورہ کی طرف ہجرت فرما گئے۔ اس پاک سرزمین میں اللہ تعالیٰ کا گھر آباد ہے جسے کعبتہ اللہ شریف کہتے ہیں۔ بعض روایت میں ہے کہ سب سے پہلا مکان جو دنیا کی سرزمین پر نمودار ہوا وہ کعبتہ اللہ شریف ہی تھا جو پانی پر ایک بلبلے کی صورت میں تھا پھر اللہ پاک نے اسے پھیلایا۔ اس پاک گھر کے متعلق حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
"کیا عمدہ خوشبو ہے تیری' تو کیا (ہی) اچھا ہے' تیری کیسی تعظیم ہے اور تیری کیسی حرمت ہے ....."

اس کے بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مومن کا مقام ظاہر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:
---- (لیکن) اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے' اللہ (تعالیٰ) کے نزدیک (ایک) مومن کی آبرو اور جان اور مال سب تجھ سے زیادہ حرمت اور عزت والے ہیں" (الخ ماہنامہ البلاغ 23۔4۔66)

ف :۔ اس حدیث شریف میں حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے کعبتہ اللہ شریف کی تعظیم اور حرمت کے ساتھ ساتھ مومن کی آبرو و جان اور مال کی قدر و منزلت بھی ظاہر فرما دی کہ مومن کا کیا مقام ہے۔

ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ شریف کا طواف فرما رہے تھے۔ حضرت عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتھ تھے فرماتے ہیں کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ کعبتہ اللہ شریف کو خطاب کر کے فرما رہے ہیں:
"اے اللہ کا گھر! تو کتنی حرمت والا ہے' کتنی عظمت والا ہے' کتنے تقدس والا ہے' کتنا مقدس ہے (حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ) تھوڑی دیر کے بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر فرمایا: لیکن

ایک چیز ایسی ہے جس کی عظمت، جس کی حرمت، جس کا تقدس تجھ سے بھی زیادہ ہے (حضرت عبداللہ فرماتے ہیں کہ سن کر ایک دم میرے کان کھڑے ہو گئے، میں چونکا کہ وہ کونسی چیز ہے جس کی عزت و حرمت اور جس کی عظمت بیت اللہ شریف سے بھی زیادہ ہے؟ کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ) وہ چیز مسلمان کی جان، اس کا مال اور اس کی آبرو ہے" (مفہوم ایضا 26 - 1 - 21)

ایک روایت میں ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ حجتہ الوداع کے موقع پر فرمایا:

"تمہارے خون اور تمہارے مال تمہارے لئے ایسی حرمت والے ہیں جس طرح تمہارے اس دن (یعنی یوم عرفہ) اس مہینہ (یعنی ماہ ذی الحجہ) اور اس شہر (یعنی مکہ معظمہ) کی حرمت ہے" (ایضا 23 - 4 - 6)

مومن کا مقام

مسلمانو! ہم نے کبھی دل کی گہرائی سے یہ نہ سوچا کہ اللہ تعالی کے نزدیک ایک مومن کا مقام اور قدر و منزلت کیا ہے اور آج کا مومن اپنی زندگی کو کہاں گذار رہا ہے؟ حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ جب تک دنیا میں اللہ اللہ کہنے والا کوئی ہو گا، قیامت برپا نہیں کی جائے گی، دنیا جوں کی توں قائم رہے گی - دوسرے الفاظ میں یوں کہنا مناسب ہے دنیا کی بقاء و حیات اور موت کا دارومدار بھی مومن کی بقاء و حیات اور موت کے ساتھ وابستہ ہے - جب دنیا میں کوئی اللہ اللہ کہنے والا نہ ہو گا، ساری دنیا اور اس کی ساری چیزیں حتی کہ بیت اللہ شریف، سورج اور چاند ستارے سب توڑ پھوڑ ڈالے جائیں گے -

حضرت سلیمان علیہ السلام کا واقعہ:

کہتے ہیں کہ حضرت سلیمان علی نبیناو علیہ الصلوۃ والسلام (ایک بار) ہوائی تخت پر تشریف لے جا رہے تھے، پرندے آپ پر سایہ کئے ہوئے تھے اور جن و انس وغیرہ لشکر و قطار ایک عابد پر گذر ہوا جس نے حضرت سلیمان علیہ السلام کی اس وسعت ملکی اور عموم سلطنت کی تعریف کی - آپ علیہ السلام نے فرمایا:

"مومن کے اعمالنامہ میں ایک تسبیح -حضرت) سلیمان بن داؤد (علیہم السلام) کے سارے ملک سے اچھی ہے کیونکہ یہ ملک فنا ہو جائے گا اور تسبیح باقی رہنے والی چیز ہے" (فضائل ذکر ص 147)

دنیا کی قیمت

ایک روایت میں مذکور ہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک پوری دنیا کی قیمت مچھر کے پر کے برابر بھی

ہوتی تو کافروں اور مشرکوں کو پانی کا ایک گھونٹ نہ پلاتے اور ہم دیکھ رہے ہیں کہ دنیا کافروں اور مشرکوں پر کس قدر چھائی ہوئی ہے اور افسوس صد افسوس کہ مسلمان بھی اس مردار اور بے قیمت دنیا پر مرتے جا رہے ہیں اور جائز ناجائز کی پرواہ بھی نہیں کرتے بلکہ رونا تو یہ ہے کہ حاجی نمازی اور دیندار و مبلغ حضرات کی ماں بیٹیاں' بیوی اور بہن بھی پردہ اور حیاء کو بالائے طاق رکھ کر نصرانی اور غیر مسلم عورتوں کی طرح کمانے میں بھی مصروف ہو گئیں (انا للہ و انا الیہ راجعون)

ایمان و عقیدے کی قیمت

اگر مسلمانوں کی تباہی و بربادی جان و مال اور آبرو کے ساتھ وابستہ رہتی تو بھی ایک فکر کی بات تھی کیونکہ مسلمان کی یہ چیزیں کعبتہ اللہ سے زیادہ قیمتی ہیں لیکن یہ جان لیں کہ یہ جان و مال اور آبرو ایک نہ ایک دن انسان سے رخصت ہونے والی چیزیں ہیں - دنیا ہی میں یہ چیزیں انسان سے رخصت ہو جاتی ہیں جس کا مشاہدہ تقریباً روزانہ ہو رہا ہے - غیروں سے نہیں بلکہ خود مسلمانوں سے اور اسلامی حکومتوں میں مسلمان کی یہ قیمتی چیزیں روزانہ تباہ و برباد ہو رہی ہیں - یا پھر موت کے وقت یہ ساری چیزیں اس سے چھوٹنے والی ہی ہیں - مسلمانوں کی سب سے زیادہ قیمتی چیز ان کا ایمان و عقیدہ اور اخلاق حسنہ ہیں جب یہ چیزیں رخصت ہو جائیں تو وہ انسان جانور حتی کہ خنزیر سے بدتر ہو جاتا ہے اس لئے کہ جنت و دوزخ کا فیصلہ ایمان و عقیدے کے ہونے نہ ہونے سے وابستہ ہیں اور یہ فیصلہ ہمیشہ ہمیشہ کے لئے ہو گا -

ایک سبق آموز واقعہ

اللہ تعالیٰ کے نزدیک ایمان والے کی قدر و منزلت کا پتہ اس واقعہ سے اچھی طرح معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مکہ معظمہ کے سرداروں کو دین اسلام پیش کر رہے تھے کہ ایک نابینا صحابی حضرت عبداللہ ابن مکتوم رضی اللہ عنہ وہاں کسی کام کی بناء پر تشریف لائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کا بے وقت آنا اور التفات نہ فرمانا ' اللہ تعالیٰ کو پسند نہ آنا اور آپ کی اجتہادی لغزش پر تنبیہہ فرمانے کا ذکر سورہ عبس میں درج ہے - ایمان والا لنگڑا لولا اور نابینا ہی کیوں نہ ہو' اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا بھر کے کافر و مشرک اور غیر مسلموں سے زیادہ قیمتی اور محبوب ہے - آج نام کے ایمان والے ' ایمان والوں اور اپنے ہی دینی بھائیوں کی کیا گت بنا رہے ہیں روزانہ کے مشاہدوں میں آتا ہے اور روزانہ اس کی خبریں چھپ رہی ہیں -

حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

"ہر بچہ فطرت (اسلام و توحید) پر پیدا ہوتا ہے پھر اس کے ماں باپ اسے یہودی یا نصرانی یا مجوسی بنا دیتے ہیں" (بخاری)

اور حضرات صحابہ کرام سے ارشاد فرمایا کہ:

"آج تم دیکھ رہے ہو کہ فوجیں کی فوجیں اسلام میں داخل ہو رہی ہیں لیکن ایک دور آیسا آنے والا ہے کہ فوجیں کی فوجیں اسلام سے خارج ہو جائیں گی" (در منثور مفہوم)

ف:۔ ایک اندازہ کے مطابق برطانیہ میں پانچ لاکھ بڑے (یعنی ماں باپ) مسلمان بستے ہیں، اوسطا ہر گھر میں اگر چار بچے ہوں تو بیس لاکھ مسلمانوں کی اولاد بنتی ہے۔ چونکہ یہاں لازما پانچ سے سولہ سال تک اسکول بھیجنا ہوتا ہے اور چونکہ مسلمان کے اپنے اسلامی اسکول اور مدارس نہ ہونے کے برابر ہیں لہذا نصرانی اسکولوں میں اولاد کو بھیجا جا رہا ہے اور جب وہاں سے فارغ ہو کر نکلتے ہیں تو بس نام ہی کے مسلمان رہتے ہیں اور تہذیب و تمدن اور ذہنیت کے لحاظ سے سو فیصد یہودی یا نصرانی یا مجوسی بن چکے ہوتے ہیں۔

گلہ تو گھونٹ دیا اہل مدرسہ نے تیرا
کہاں سے آئے صدا لا الہ الا اللہ

دینداروں کی حالت:

اگر یہ حالت عوام کی ہوتی جو دین سے دور ہیں تو بھی نہایت فکر کی بات تھی کہ یہ بے دینی کی آگ اور چنگاری بھڑک کر اور شعلہ نما بن کر اچھے اچھے گھرانوں کو بھی راکھ کا ڈھیر بنا دیتی ہے لیکن مصیبت تو یہ ہے کہ صوم و صلوۃ کے پابند، دیندار و حاجی اور علماء و مبلغ حضرات کی اولاد بھی اس میں کثرت سے ملوث ہے۔

یاد رکھئے! تبلیغ کی سب سے پہلی منزل اور سیڑھی اپنا گھر ہے، تبلیغ کا سب سے زیادہ حقدار خود اپنا گھرانہ ہے، اس کے بعد ہر امتی پر حسب استطاعت محنت کی جائے۔ قارئین کی توجہ ایک واقعہ کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں۔

"حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اسلام کی دعوت دی تو لوگوں نے طعنہ دینا شروع کر دیا کہ پہلے اپنے خاندان والوں کو دیکھیں تو اللہ پاک نے آیت شریفہ و انذر عشیرتک الاقربین نازل فرما کر ثابت کر دیا کہ پہلے اپنے کنبہ والوں کو ڈرائیں"

ذیل کے اس واقعہ پر بھی توجہ فرمائیں کہ:

"حضرت عمر رضی اللہ عنہ ننگی تلوار لے کر حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنے کے لئے

جب نکلے تو کسی نے ان سے کہا کہ پہلے اپنی بہن کی خبر لیجئے کہ وہ بھی مسلمان ہو چکی ہیں تو بجائے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کے سیدھے بہن کے مکان پر پہنچے"
یہی اصول ہے تبلیغ کا بھی کہ پہلے اپنے ماتحت کے افراد پر محنت کی جائے پھر لوگوں پر محنت کرے' انشاء اللہ اس سے اثر بھی اچھا پڑے گا - یہ کوئی عقلمندی نہیں کہ اپنے گھرانہ کے افراد کو چھوڑ کر دوسروں پر محنت کی جائے اس سے نام و نمود کا اظہار ہوتا ہے اور لوگوں کی انگلیاں بھی کثرت سے اٹھتی ہیں جس کی ذمہ داری کی باز پرس ہو گی

حضرت حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا کہ:

"بڑی ضرورت اس (بات اور کام) کی ہے کہ ہر شخص اپنی فکر میں لگے اور اپنے (اور اپنے ماتحت کے افراد) کی اصلاح کرے - آج کل یہ فرض عام ہو گیا ہے - عوام میں بھی (اور) خواص میں بھی کہ دوسروں کی تو اصلاح کی فکر ہے اور اپنی خبر نہیں - دوسروں کی جوتیوں کی حفاظت کی خاطر اپنی گٹھڑی اٹھوا دینا کیسی حماقت ہے" (ماہنامہ الخیر 9 ۔ 3 ۔ 8)

حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ کی خدمت میں ایک ممتاز عالم نے اپنے لڑکے کو پیش کرتے ہوئے دعا کی درخواست کی کہ یہ امتحان میں کامیاب ہو جائے - آپ نے دریافت کیا کہ کیا پڑھتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ انگریزی! "آپ رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ نے نہایت خفاء ہو کر فرمایا : آپ نے اپنے لئے جنت کا راستہ تجویز کر رکھا ہے اور لڑکے کے لئے جہنم (کا راستہ)" (ماہنامہ ندائے شاہی)

ف:- تقریبا یہی حالت ہر حاجی نمازی' عالم و جاہل اور مبلغ حضرات کی ہے کہ اپنے گھروں میں جہنم کی آگ بھڑکا کر دوسروں کے گھروں کی چنگاری بجھانے چلے' اپنے لئے نیک اعمال کا ذریعہ جنت کا راستہ تجویز کر رکھا ہے اور اہل و عیال کے لئے جہنم کا راستہ (انا للہ و انا الیہ راجعون) اسے شرعی اصطلاح میں منافق اور بہروپیہ کہا جاتا ہے - ایسی تبلیغ سے نہ ان کو فائدہ ہوتا ہے اور نہ دوسروں کو جس کا روزانہ مشاہدہ ہو رہا ہے - آج اچھے اچھے دینداروں عالموں خواص اور مبلغ حضرات کی اولاد جمعہ اور کفن دفن میں شریک نہیں ہوتی' وہ دین سے نہایت غافل و جاہل ہوتی جا رہی ہے -

حضرت علامہ آلوسی رحمتہ اللہ تعالیٰ علیہ بزرگوں کا قول نقل فرماتے ہیں کہ:

"بروز قیامت سب سے بڑا عذاب میں وہ شخص مبتلا ہو گا جس کی اولاد دین سے غافل و جاہل ہوں" (معارف القرآن)

دیکھئے تو! عذاب اور صرف عذاب نہیں فرمایا بلکہ "سب سے بڑا عذاب" فرمایا ہے - صحیح ایمان والوں کے قلوب تھرا اٹھتے ہیں کہ اولاد کی غفلت و جہالت صرف انہی تک محدود اور وابستہ نہیں رہتی بلکہ قیامت تک کی نسلوں کی غفلت و جہالت کا خمیازہ انہیں بھگتنا پڑتا ہے - حضرت مولانا مفتی محمد شفیع

رحمتہ اللہ تعالی علیہ نے سورہ والعصر کی تفسیر میں لکھا ہے کہ اس طرح کی غفلت سے خود اپنی نجات کا راستہ بند کرنا ہوتا ہے (اللھم احفظنا)

اللہ تعالی نے مومنین کو کیسا بلند اور عظمت والا مقام دے رکھا ہے کہ اس کی جان و مال اور آبرو کی قیمت بیت اللہ شریف سے بھی زیادہ ہے پھر مومنین کے ایمان اور عقیدے کا کیا مقام اور رتبہ ہو گا؟ ہمیں یہ مقام اور یہ بلند رتبہ صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقے اور طفیل میں نصیب ہوا ہے اس کی بہت ہی زیادہ قدر کرنا چاہئے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات اقدس اللہ تعالی کو اتنی پیاری اور محبوب ہے کہ آپ تو آپ' آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک سے لگی ہوئی قبر اطہر کی مٹی بھی اللہ تعالی کے نزدیک کعبتہ اللہ اور عرش و کرسی سے افضل و برتر ہے۔

حضرت قطب العالم مولانا رشید احمد گنگوہی رحمتہ اللہ تعالی علیہ فرماتے ہیں کہ:

"زمین کا وہ حصہ جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعضاء مبارکہ کو مس کئے ہوئے ہیں علی الاطلاق افضل ہے یہاں تک کہ کعبہ اور عرش و کرسی سے بھی افضل ہے" (المہند زبدۃ المناسک حضرت گنگوہی از ماہنامہ الخیر 9 ـ 3 ـ 11)

اللہ تعالی ہمیں اپنے مقام اور رتبہ کو پہچاننے کی توفیق بخشے اور اپنے فرمانبردار بندوں میں سے بنائے اور دین کی سمجھ اور فہم عطا فرمائے آمین ثم آمین۔

بقیہ: اذان دے دوں گا

یا مجھ تک نہ پہنچ سکو تو پھر یہی "اذان" ہمارے اور تمہارے درمیان رابطہ کا ذریعہ ہو گا۔

اس شخص نے کہا کہ اصل میں یہی وجہ ہے کہ میں کسی بھی بڑے سے بڑے افسر کو جس برائی سے رکنے کے لیے کہتا ہوں وہ فوراً رک جاتا ہے اور جس سے انصاف چاہتا ہوں وہ انصاف مہیا کر دیتا ہے لیکن خدا کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ آج تک پھر کبھی "اذان" دینے کی نوبت نہیں آئی۔ ہاں اگر کوئی افسر میرا حکم ماننے سے انکار کرتا ہے یا ٹال مٹول سے کام لیتا ہے تو میں اس سے کہتا ہوں کہ تم کام درست کر دو ورنہ میں ابھی "اذان دے دوں گا"۔

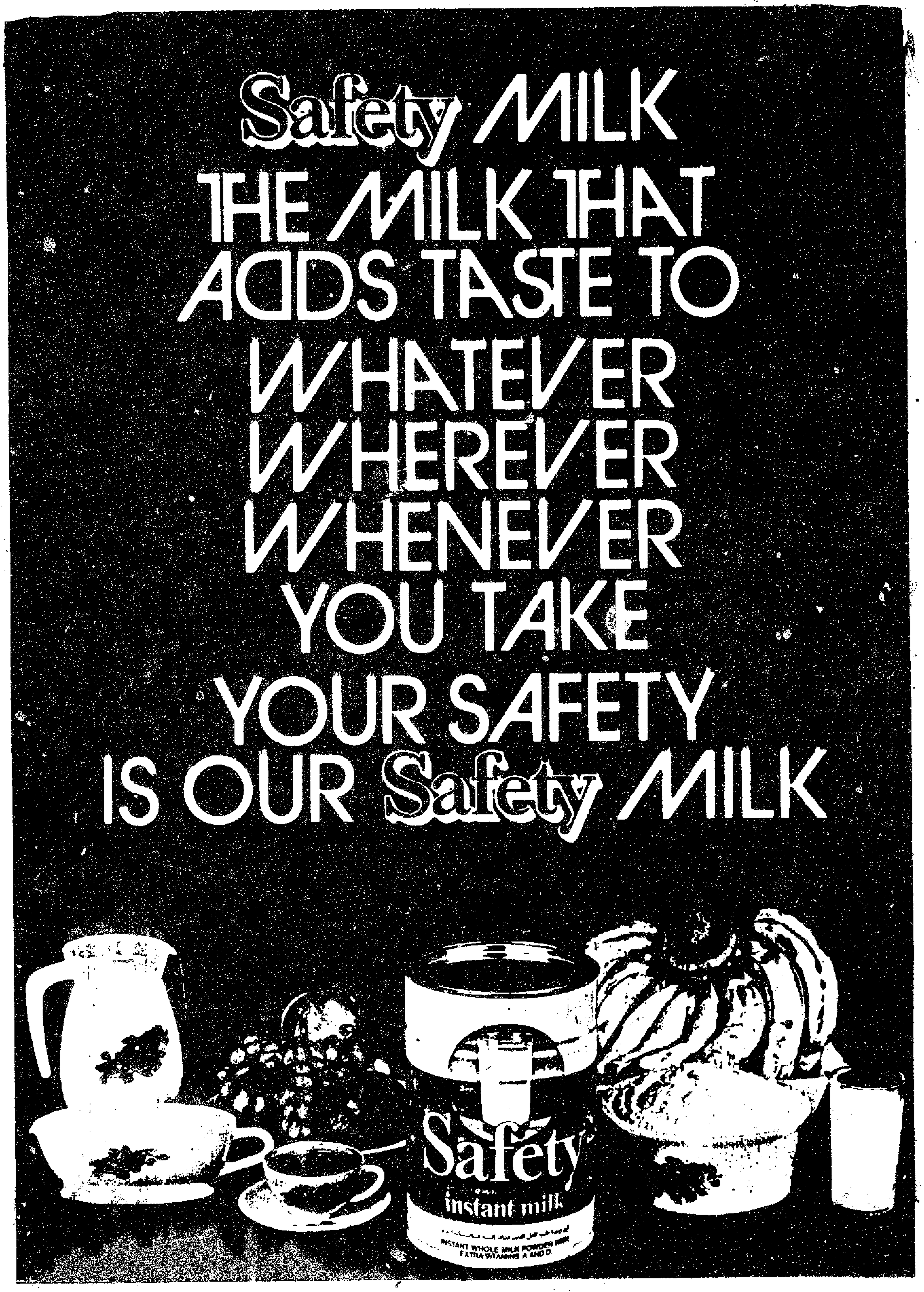
Safety MILK
THE MILK THAT
ADDS TASTE TO
WHATEVER
WHEREVER
WHENEVER
YOU TAKE
YOUR SAFETY
IS OUR Safety MILK
Safety
instant milk

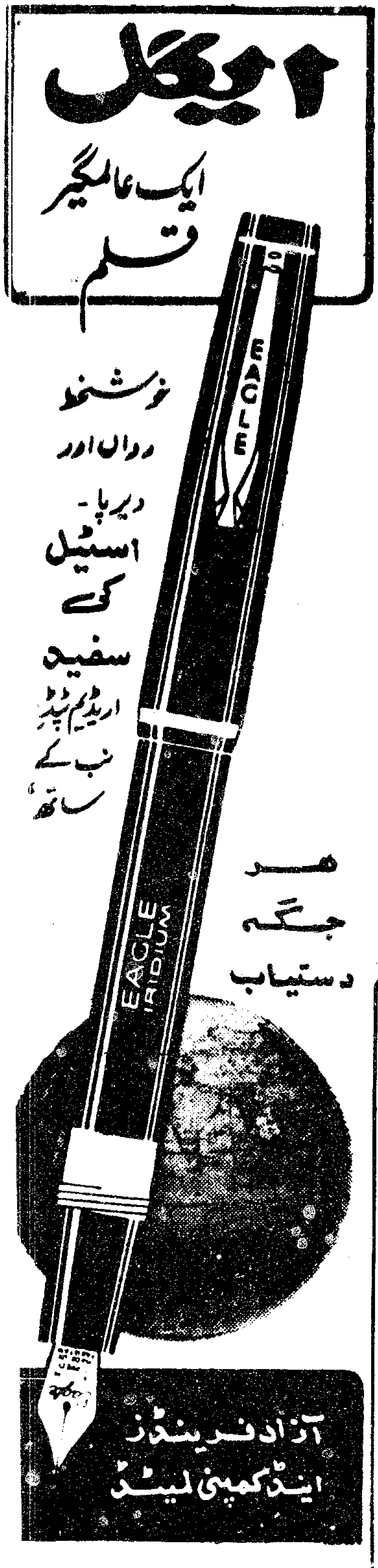
ایگل
ایک عالمگیر
قلم
EAGLE
خوشخط
رواں اور
دیرپا۔
اسٹیل
کے
سفید
اریڈیم ٹپڈ
نب کے
ساتھ
ھر
جگہ
دستیاب
EAGLE
IRIDIUM
آزاد فرینڈز
اینڈ کمپنی لمیٹڈ

کنول لان، صنم پاپلین
بے نظیر پاپلین
کہکشاں برش
سنگم ایکس
مائی نالا پاپلین
کمانڈر پاپلین
پریذیڈنٹ لان
جمال ۳۰۰۰ پاپلین
جمال ۵۰۰۰ لان
۲ × ۲ ڈائمنڈ
سنگم ڈیلکس پاپلین
دِلکش
دِلنشیں
دِلفریب
حُسین
کے
پارچہ جات
حُسین کے خوبصورت پارچہ جات
نہ صرف آنکھوں کو بھلے لگتے ہیں
بلکہ آپ کی شخصیت کو بھی
نکھارتے ہیں۔ خواتین ہوں یا
مرد دونوں کے ملبوسات کیلئے
موزوں۔ حُسین کے پارچہ جات
شہر کی ہر بڑی دکان پر
دستیاب ہیں۔
HUSEIN
FABRICS
خوش پوشی کے پیش رو
حُسین ٹیکسٹائل ملز
حُسین انڈسٹریز لمیٹڈ کراچی
کا ایک ڈویژن

قومی خدمت ایک عبادت ہے
اور
سروس انڈسٹریز اپنی صنعتی پیداوار کے ذریعے
سال ہا سال سے اس خدمت میں مصروف ہے
Servis
قدم قدم حسین قدم قدم آرام